# نماز کے اسرار و رموز

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ العالی

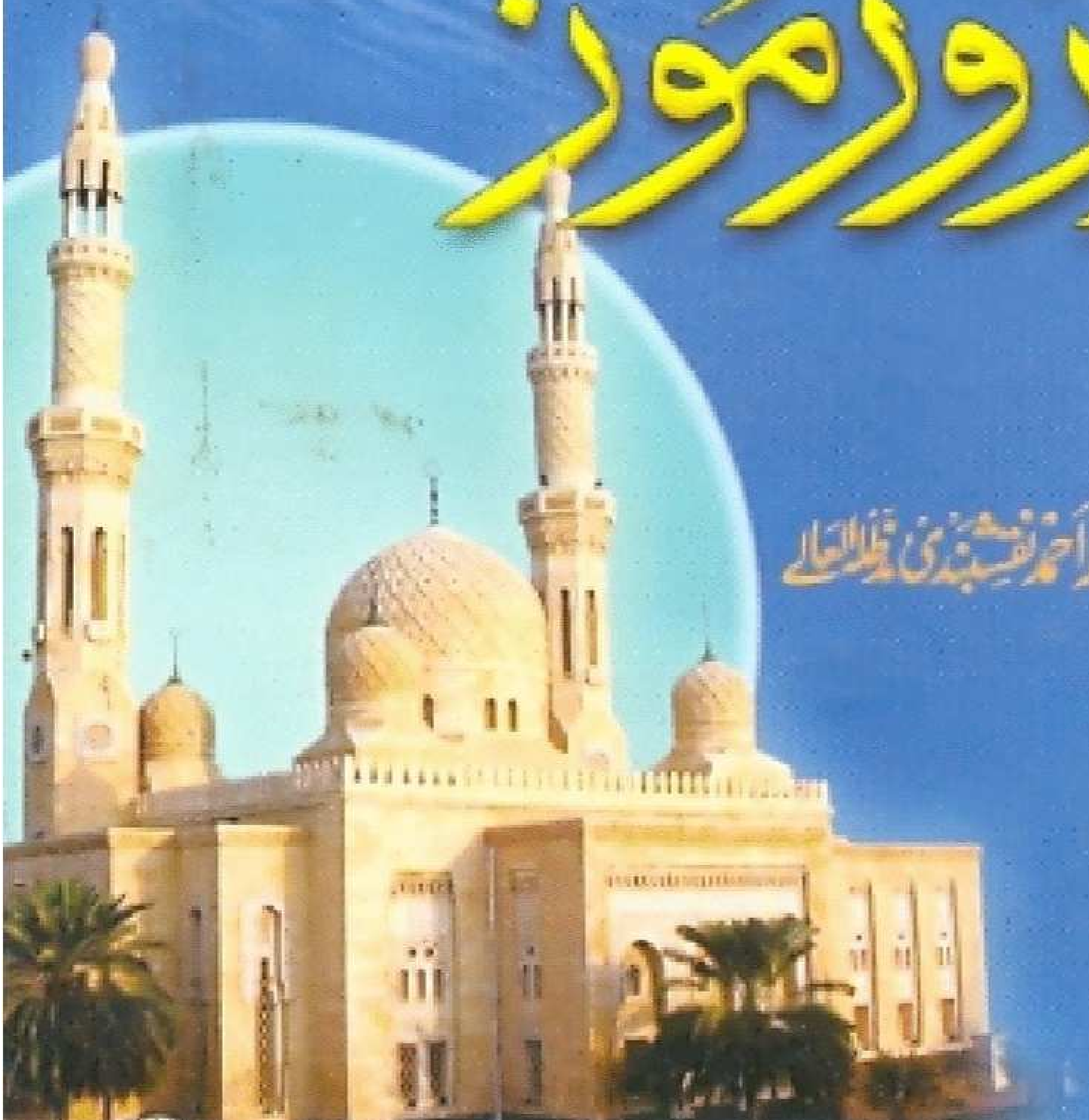

دارالکتاب دیوبند

# تفصیلات


نام کتاب : نماز کے اسرار و رموز

مؤلف : حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی زید مجدہ

تعداد صفحہ : ۲۹۶

سن اشاعت : ۲۰۰۵ء

طباعت : یاسر ندیم آفسیٹ پریس دیوبند

باہتمام : واصف حسین مالک دارالکتاب

ناشر

دارالکتاب دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# قد افلح المؤمنون

# الذین ھم فی صلاتھم خاشعون

تحقیق کامیاب ہو گئے وہ مومن جو اپنی نمازوں میں
خشوع اختیار کرنے والے ہیں۔

(القرآن الکریم)

# فہرست


| باب نمبر | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| | پیش لفظ | 5 |
| ۱ | نماز کی فرضیت | 11 |
| ۲ | طہارت کی اہمیت | 21 |
| ۳ | وضو کا اہتمام | 43 |
| ۴ | اذان کا جواب | 61 |
| ۵ | مساجد سے محبت | 71 |
| ۶ | نماز کا اہتمام | 79 |
| ۷ | جماعت کے فضائل | 93 |
| ۸ | نماز کے اسرار و رموز | 99 |
| ۹ | نماز کا خشوع | 159 |
| ۱۰ | خشوع کیسے حاصل ہو؟ | 189 |
| ۱۱ | سلف صالحین کی نماز | 225 |
| ۱۲ | نماز کا قائم کرنا | 245 |

# پیش لفظ

نماز دین کا ستون ہے، جنت کی کنجی ہے، نماز مومن کی معراج ہے اور بندے کے لئے پروردگار سے ہمکلامی کا ذریعہ ہے۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا لا صلوٰۃ الا بحضور القلب (دل کی توجہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی) آج کے پرفتن مشینی دور میں انسان ہر طرف سے مسائل میں گھرا ہوا ہے۔ پریشانیوں نے اسے خوب پریشان کر رکھا ہے۔ اسے سارا جہان مسائلستان نظر آتا ہے۔ حالت یہ ہوگئی ہے کہ کھڑا نماز کی حالت میں ہوتا ہے مگر گھریلو پریشانیوں کی گتھیاں سلجھا رہا ہوتا ہے کبھی کاروباری معاملات میں ڈوبا ہوتا ہے اور کبھی نفسانی شیطانی شہوانی تقاضوں کے دریا میں غوطے لگا رہا ہوتا ہے نماز کی رکعتیں بھول جانا۔ التحیات میں سورۃ فاتحہ پڑھنا اور قیام میں سورۃ بھول جانا عام سی بیماری بن گئی ہے۔ حدیث پاک میں قرب قیامت کی ایک نشانی یہ بھی بتائی گئی ہے کہ مسجد نمازیوں سے بھری ہوئی ہوگی مگر ان کے دل اللہ کی یاد سے خالی ہوں گے۔ ایک مسجد میں امام صاحب کو نماز کی رکعتوں میں مغالطہ لگا، سلام پھیر کر مقتدی حضرات سے پوچھا کہ میں نے پوری رکعتیں پڑھی

ہیں یا کم پڑھی ہیں۔ پوری مسجد میں ایک بھی نمازی ایسا نہ تھا جو یقین محکم اور صمیم قلب سے کہتا کہ ہم نے اتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔ اسی طرح کی نمازوں کے متعلق حدیث پاک میں وارد ہوا ہے کہ وہ نمازی کے منہ پر واپس ماردی جاتی ہیں۔ کتنے غم کی بات ہے کہ ایک شخص نے وقت بھی فارغ کیا۔ نماز بھی پڑھی مگر اٹھک بیٹھک کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا۔ مسجد میں نماز تو سب پڑھتے ہیں مگر ہر شخص کو اس کے خشوع وخضوع کے مطابق اجر ملتا ہے۔ سمجھ میں آنے والی بات ہے کہ ایک من سونا ہو، لوہا ہو یا مٹی ہو، وزن میں تو سب برابر مگر قیمت سب کی اپنی اپنی۔ اللہ والوں کی نماز پر اگر سونے کا بھاؤ لگتا ہے تو عام صالحین کی نماز پر لوہے کا بھاؤ لگتا ہے جبکہ غافلین کی نماز کو مٹی کے بھاؤ بھی قبول نہیں کرتے۔ بقول شاعر

؎ بزمیں چوں سجدہ کردم ز زمیں ندا برآمد
کہ مرا خراب کر دی تو بسجدۂ ریائی

(جب میں نے زمین پر سجدہ کیا تو زمین سے آواز آئی، او ریاء کے سجدہ کرنے والے! تو نے مجھے بھی خراب کر ڈالا)

علامہ اقبال نے خوب کہا ہے۔

؎ میں جو سربسجدہ ہوا کبھی تو زمیں سے آنے لگی صدا
تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

سوچنے کی بات ہے کہ دنیا کی محبت میں گرفتار عاشق نامراد تو فانی چیزوں کی عشق میں اس حد تک گرفتار ہو جاتا ہے کہ ہر وقت انہیں کے خیالوں میں کھویا رہتا ہے اور ان کے حصول کی تمنا دل میں لئے نہ جانے کیا کیا منصوبے بناتا رہتا ہے۔ وہ اپنے مطلوب کو پانے کے لئے اپنا سب کچھ لٹا دیتا ہے اور کبھی اپنی جان مال اور

عزت و ناموس تک برباد کر لیتا ہے۔ اور ہم کیسے اللہ تعالیٰ کے نام لیوا اور عاشق صادق ہیں کہ عین نماز میں جب کہ ہم ان کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں اس وقت بھی ان کی یاد دل میں نہیں ہوتی، معلوم ہوا کہ ہم اپنے دعوی میں جھوٹے ہیں۔ اسی لئے ہماری نمازیں بے روح و بے لذت ہیں۔

بقول شاعر

؎ عشق اگر ترا نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب میرا سجود بھی حجاب

جن سلف صالحین نے نماز کی حضوری حاصل کرنے کیلئے محنت کی انہیں اسی دنیا میں اپنی مراد مل گئی۔ چنانچہ شیخ عبدالواحد کے سامنے تذکرہ ہوا کہ جنت میں نماز نہیں ہوگی تو رو پڑے۔ کسی نے پوچھا کہ حضرت کیوں روئے۔ فرمایا اگر جنت میں نماز نہیں ہوگی تو پھر جنت کا مزہ کیسے آئے گا حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے سامنے کسی نے جنت کے حور و قصور کا تذکرہ کرنا شروع کیا تو آپ نے فرمایا کہ بھئی۔ اگر قیامت کے دن مجھ پر اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت ہوگئی تو میں یہ عرض کرونگا کہ اللہ۔ اپنے عرش کے نیچے مصلے کی جگہ عنایت فرما دیجئے۔

حضرت مولانا یحیی کاندھلویؒ لمبا سجدہ کرتے تھے کسی نے پوچھا تو فرمایا کہ جب میں سجدے میں ہوتا ہوں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا اپنا سر محبوب کے قدموں پر رکھ دیا ہے۔ بس پھر سر اٹھانے کو دل ہی نہیں چاہتا۔

؎ مجھے کیا خبر تھی رکوع کی مجھے کیا خبر تھی سجود کی
تیرے نقش پا کی تلاش تھی کہ میں جھک رہا تھا نماز میں

امام ربانی مجدد الف ثانیؒ نے اپنے مکاتیب میں لکھا ہے

''جان لیں کہ دنیا میں نماز کا مرتبہ آخرت میں رویت باری تعالیٰ کے مرتبہ کی مانند ہے'' پس جو شخص دنیا میں بغیر وساوس کے نماز ادا کرے گا اسے جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار بغیر حجاب کے ہوگا۔ اور اگر وساوس کے ساتھ نماز پڑھے گا تو آخرت میں دیدار بھی پردوں کے اندر سے ہوگا۔''

کس قدر حسرت کی بات ہے کہ نماز پر محنت نہ کرنے کی وجہ سے نمازی کو دیدار خداوندی نصیب ہوگا مگر پردوں کے ساتھ۔ اے کاش...... ہم اپنی نمازوں پر محنت کرتے اور خشوع وخضوع کے ساتھ نماز ادا کرنا سیکھتے تو روز محشر جمال بے نقاب کے دیدار کے مزے پاتے۔

خاص طور پر سالکین طریقت کے تمام تر ذکر وسلوک اور اوراد و وظائف کا ایک ہی مقصد ہوتا ہے کہ کسی طرح ذات الٰہی کی رضا اس کی لقا اور اس کا مشاہدہ نصیب ہو جائے۔ اگر یہ بھی نماز جیسی عظیم الشان عبادت جو کہ اللہ جل شانہ کے مشاہدے کا مقام ہے، سے غافل ہو جائیں تو یہ اپنی منزل آپ کھو دینے کے مترادف ہے۔ فقیر جب ایک طرف نماز کی اس اہمیت کو دیکھتا ہے اور دوسری طرف نماز کی ادائیگی کے معاملے میں دوستوں کے احوال کو دیکھتا ہے دل میں شدت سے یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ سالکین کو بالخصوص اور عامۃ الناس کو بالعموم اس بارئے میں فکر مند کرنے کی ضرورت ہے۔ آج بہت سے نمازی ایسے ہیں کہ ان کو نماز کی اہمیت وعظمت کا احساس ہی نہیں۔ بہت سے ایسے ہیں جو حضور قلب کی نعمت سے محروم ہیں۔ بہت سے ایسے ہیں جو ارکان نماز کی صحت سے غافل ہیں اور بہت سے ہیں جو ارکان نماز

کی درستگی کی تو پوری کوشش کرتے ہیں لیکن طہارت کا معاملہ ڈھیلا ہوتا ہے۔ ان سب باتوں کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نماز شرف قبولیت سے محروم رہتی ہے۔ فقیر نے اس کتاب میں کوشش کی ہے کہ ان تمام پہلوؤں سے طالبین کی رہنمائی کی جائے۔ تاکہ وہ کامل نماز ادا کرنے والے بن جائیں۔

دادیم ترا ز گنج مقصود نشان
گر ما نہ رسیدیم تو شاید بری

[ہم نے تمہیں گنج مقصود کی نشاندہی کر دی ہے کہ ہم نہ پہنچے تو شاید تو ہی پہنچ جائے]

قارئین کے پیش نظر یہ بات رہنی چاہئے کہ یہ کتاب کوئی مسائل کی کتاب نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق نماز کے باطنی امور سے ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ وہ نماز کے فقہی مسائل، فقہ کی معروف کتب سے یا مقامی علماء سے سیکھ کر عمل کریں تاکہ ظاہر و باطن ہر دو لحاظ سے نماز کی تکمیل ہو سکے۔

نبی علیہ السلام نے نماز کی ظاہری حالت کو درست کرنے سے متعلق فرمایا

صلوا کما رایتمونی اصلی

(ایسے نماز پڑھو جیسے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو)

نماز کی باطنی کیفیت درست کرنے سے متعلق فرمایا

ان تعبداللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک

(تو اللہ کی عبادت ایسے کر جیسے اسے دیکھ رہا ہے اگر ایسا نہ کر سکتا ہو تو یہ سمجھ کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے)

معلوم ہوا کہ ظاہر و باطن دونوں لحاظ سے نماز کی درستگی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ

سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حقیقت والی نمازیں پڑھنے کی توفیق عطا فرما دے، وہ ہماری نمازوں کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا دے اور اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا ذریعہ بنا دے اور دیدار جمال یار تک پہنچا دے۔ آمین ثم آمین واللہ الموفق

دعا گو و دعا جو

فقیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی

كان الله له عوضا عن كل شيء

باب ۱

# نماز کی فرضیت

## نماز کے معانی:

نماز اردو زبان کا لفظ ہے اور شریعت اسلامی میں اس کا مطلب ہے ایک خاص ترتیب سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا۔ نماز کو عربی زبان میں صلوٰۃ کہتے ہیں۔ اس کے حروف اصلی تین ہیں (ص، ل، الف) عربی لغت کے اعتبار سے نماز کے معنی ہیں دعا کرنا، تعظیم کرنا، آگ جلانا، آگ میں جانا، آگ پر گرم کر کے ٹیڑھی لکڑی کو سیدھا کرنا وغیرہ۔

عربی زبان کا قاعدہ ہے کہ کسی لفظ کے لغوی معنی اور شرعی معنی میں مناسبت ضرور ہونی چاہئے۔ پس جس قدر صلوٰۃ کے لغوی معنی ہیں وہ شرعی اعتبار سے صلوٰۃ کے عمل میں موجود ہیں مثلاً

- نماز میں اپنے لئے، والدین کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا ہے۔
- تعظیم کی تین صورتیں، کھڑے ہونا، جھکنا، سجدہ کرنا یہ سب نماز میں موجود ہیں۔
- نماز کے ذریعے انسان کے دل میں عشق الٰہی کی آگ بھڑکتی ہے۔
- نمازی کے گناہوں کا جل کر خاک ہو جانا احادیث سے ثابت ہے۔

- نمازی کے نیز صے اور برے اخلاق کا درست ہونا اظہر من الشمس ہے۔

ارشاد باری تعالٰی ہے

إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَ الْمُنْكَرِ (عنکبوت:۴۵)

(بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے)

## نماز کی شان:

شریعت میں نماز کے عمل کو دوسرے عملوں کی نسبت یہ خاص امتیازی شان حاصل ہے کہ تمام احکام زمین پر فرض ہوئے۔ نماز معراج شریف کی رات میں عرش سے اوپر جا کر فرض ہوئی۔ اللہ تعالٰی نے اپنے محبوب ﷺ کو پاس بلا کر خاص الخاص حضوری میں آمنے سامنے مقام تدلٰی پر فرض کی۔ جس قدر اہتمام اس فرض کا ہوا بقیہ فرائض کا اہتمام اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہوا۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ

(نماز دین کا ستون ہے)

## نماز کی فرضیت:

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے در منثور میں نقل کیا ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ معراج کی شب بیت المقدس میں مسجد اقصٰی کے دروازے پر پہنچے تو وہاں ایک جگہ حوران جنت کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ حوروں نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ حوران جنت نے عرض کیا نَحْنُ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ. نِسَاءُ قَوْمٍ اَبْرَارٍ یا رسول اللہ ﷺ! ہم نیک لوگوں کی بیبیاں حوران جنت ہیں۔ آج آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے آئی ہیں۔ یہ سن کر آپ ﷺ وہاں سے آگے چلے جب مسجد اقصٰی

کے اندر پہنچے تو ساری مسجد کو نمازیوں سے بھرا ہوا پایا۔ ایک دراز قامت خوبصورت بزرگ کو نماز میں مشغول دیکھ کر پوچھا کہ جبرئیلؑ! یہ کون ہیں؟ عرض کیا، یہ آپ ﷺ کے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ ایک اور نورانی شکل وصورت والے بزرگ کو نماز پڑھتے دیکھا جن کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ پوچھا، جبرئیلؑ! یہ کون ہیں؟ عرض کیا کہ یہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں۔ ایک اور بزرگ کو دیکھا جن کی رنگت سانولی سلونی بڑی من موہنی تھی۔ چہرے پر جلال کے آثار نمایاں تھے۔ پوچھا کہ جبرئیلؑ! یہ کون ہیں؟ عرض کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے عاشق صادق لاڈلے پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ الغرض نبی اکرم ﷺ کے وہاں پہنچتے ہی حضرت جبرئیلؑ نے اذان کہی، آسمان کے دروازے کھلے، فرشتے قطار اندر قطار آسمان سے نازل ہوئے۔ جب ساری مسجد اندر باہر سے بھر گئی تو ملائکہ ہوا میں صف بستہ ہوئے حتیٰ کہ زمین و آسمان کا خلا پر ہو گیا۔ اتنے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اقامت کہی تو صف بندی ہو گئی۔ امام کا مصلیٰ خالی تھا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے امام الاولین والآخرین سید الانس والملائکہ کا ہاتھ مبارک پکڑ کر عرض کیا، اللہ کی قسم! مخلوق خدا میں آپ ﷺ سے افضل اور اعلیٰ کوئی نہیں، آپ ﷺ امامت فرمائیے۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھائی۔ سلام پھیرنے کے بعد جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا، اے محبوب کل جہاں ﷺ! آپ ﷺ کے پیچھے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء مرسلین اور ساتوں آسمان کے خاص خاص فرشتوں نے نماز ادا کی ہے۔

نماز سے فراغت پر آپ کو رف رف کی سواری پیش کی گئی۔ آپ آسمانوں پر تشریف لے گئے۔ ملائکہ کے قبلہ بیت المعمور کے پاس پہنچ کر آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔ فرشتوں نے اقتدا کی۔ نماز کے بعد آپ ﷺ نے دو طرح کے لوگ دیکھے،

ایک گورے چٹے سفید رنگ کے جن کے لباس بھی سفید تھے، دوسرے وہ جن کے چہرے سیاہ اور کپڑے میلے تھے۔ نبی علیہ السلام نے پوچھا جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا، روشن چہروں والے آپ ﷺ کی امت کے نیکوکار ہیں اور سیاہ چہروں والے آپ ﷺ کی امت کے گنہگار ہیں۔ آپ ﷺ نے وہیں پر گنہگاروں کے لئے شفاعت فرمائی جو قبول ہوئی۔ یہاں سے چل کر سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے۔ وہاں جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا، آپ ﷺ آگے تشریف لے جایئے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا (بقول شیخ سعدی)

چو در دوستی مخلصم یافتی
عنانم ز صحبت چرا تافتی

(اگر تم مجھ سے سچی محبت رکھتے ہو تو پھر ساتھ کیوں چھوڑتے ہو)

جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا

اگر یک سر موئے برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

(اگر ایک بال برابر بھی اوپر چلوں تو تجلی الٰہی سے میرے پر جل کے راکھ ہو جائیں)

نبی علیہ السلام کو یہاں سے اوپر کی طرف عروج نصیب ہوا حتیٰ کہ آپ ﷺ صاف سیدھے میدان یعنی خطیر القدس پہنچے۔ وہاں آپ ﷺ پر تجلی خاصہ کا ورود ہوا۔ آپ ﷺ نے فوراً فرمایا

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَ الصَّلَوٰتُ وَ الطَّیِّبَاتُ

(تمام قولی عبادتیں اور فعلی عبادتیں اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں)

اللہ رب العزت کی طرف سے ارشاد ہوا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهٗ

(اے نبی آپ پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں)

نبی علیہ السلام ۔ نے اللہ رب العزت کی عنایت و مہربانی کو دیکھا تو گنہگار امت یاد آئی ۔ فرمایا

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ

(سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر)

اللہ رب العزت کو یہ ہمکلامی اتنی پسند آئی کہ اسے یادگار بنا دیا ۔ ارشاد ہوا، اے محبوب ﷺ! ہم نے آپ ﷺ کی امت پر پچاس نمازیں فرض فرمائیں ۔ نبی علیہ السلام اس وقت محو تجلیات الٰہی تھے ۔ آپ ﷺ پر پانچ سو نمازیں بھی فرض کر دی جاتیں تو آپ ﷺ قبول فرما لیتے ۔ کیا نہیں دیکھا کہ دنیا کا فانی عشق فانی محبوب اور فانی وصال کی حالت ہوش اڑا دیتی ہے ۔ عورت جیسی نازک چیز دیدار یوسف علیہ السلام میں ایسی غافل ہوئی کہ بجائے ترکاری کے اپنی انگلیاں کاٹ لیں، فرہاد نے شیریں کے دیدار کے بدلے کوہستان کھود مارے، ادھم فقیر نے شاہ بلخ کی لڑکی کے حسن و جمال کو دیکھ کر سمندر خالی کرنے پر کمر باندھ لی ۔ الغرض مشکل ترین بوجھ کا سر پر اٹھا لینا دیدار محبوب کے وقت آسان ہوتا ہے ۔ اللہ اکبر ۔ حسن مولیٰ کے سامنے عشق لیلیٰ کی کیا حیثیت ہے؟

جب نبی کریم ﷺ دیدار الٰہی میں مگن تھے آپ ﷺ کے لئے پچاس نمازیں پڑھنے کا حکم بہت آسان تھا ۔ آپ ﷺ خوشی خوشی واپس تشریف لے آئے ۔ راستے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے توجہ دلائی کہ اے محبوب کل جہاں ﷺ! آپ ﷺ محو تجلی

تھے آپ ﷺ کی ساری امت تو محو تجلی نہ ہوگی۔ میری امت کے لئے دو نمازیں پڑھنی مشکل تھیں آپ ﷺ بارگاہ احدیت میں پھر حاضری دیجئے اور آسانی کے لئے فرمائش کیجئے۔ چنانچہ چند بار اوپر نیچے آنے جانے کا معاملہ پیش آیا۔ صرف پانچ نمازیں فرض رہ گئیں۔ لیکن پروردگار عالم نے فرمایا،

مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَىَّ وَ مَا اَنَا بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيْدِ

[میرے ہاں فیصلے تبدیل نہیں کیے جاتے اور میں بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں] (سورہ ق: ۲۹)

آپ ﷺ کی امت پانچ نمازیں پڑھے گی مگر ان کو پچاس نمازوں کا ثواب ملے گا۔ اصول سامنے آ گیا

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا (انعام: ۱۶۰)

(جس نے ایک نیکی کی تو اس کے لئے اجر دس گنا ہے)

پس پانچ نمازوں کا حکم قائم اور محکم ہو گیا۔ فالحمدلله رب العالمین۔

## نماز کے فضائل:

1 حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے منبہات میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جو شخص اوقات کی پابندی کے ساتھ نماز کی محافظت کرے اللہ تعالیٰ نو چیزوں سے اس کا اکرام فرماتے ہیں۔

(۱) اس کو اپنا محبوب بنا لیتے ہیں۔

(۲) اس کو تندرستی عطا کرتے ہیں۔

(۳) فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

(۴) اس کے گھر میں برکت عطا کرتے ہیں۔

(۵) اس کے چہرے پر صلحاء کا نور ظاہر ہوتا ہے۔

(۶) اس کا دل نرم فرما دیتے ہیں۔

(۷) روز محشر اس کو پل صراط سے بجلی کی تیزی سے گزاریں گے۔

(۸) جہنم سے نجات عطا فرمائیں گے۔

(۹) جنت میں نیکوں کا ساتھ عطا کریں گے۔

**۲** منبہات ابن حجر میں ایک دوسری روایت ہے۔

نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ نماز دین کا ستون ہے اور اس میں دس خوبیاں ہیں۔

(۱) چہرے کی رونق ہے۔

(۲) دل کا نور ہے۔

(۳) بدن کی راحت اور تندرستی کا سبب ہے۔

(۴) قبر کا انس ہے۔

(۵) اللہ تعالیٰ کی رحمت اترنے کا ذریعہ ہے۔

(۶) آسمان کی کنجی ہے۔

(۷) اعمال نامے کے ترازو کا وزن ہے۔

(۸) اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب ہے۔

(۹) جنت کی قیمت ہے۔

(۱۰) دوزخ سے آڑ ہے۔

لہٰذا جس نے نماز کو قائم کیا اس نے دین کو قائم کیا۔ جس نے اسے چھوڑا اس نے دین کو گرایا۔

۳ فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے تنبیہ الغافلین میں حدیث نقل کی ہے کہ:

- نماز اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب ہے۔
- فرشتوں کی محبوب چیز ہے۔
- انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے۔
- نماز سے معرفت کا نور پیدا ہوتا ہے۔
- اس سے دعا قبول ہوتی ہے۔
- رزق میں برکت ہوتی ہے۔
- نماز ایمان کی بنیاد ہے۔
- بدن کے لئے راحت ہے۔
- دشمن کے لئے ہتھیار ہے۔
- نمازی کے لئے سفارشی ہے۔
- قبر کا چراغ اور اس کی وحشت میں دل بہلانے والی ہے۔
- منکر نکیر کے سوال کا جواب ہے۔
- قیامت کی دھوپ میں سایہ ہے اور اندھیرے میں روشنی ہے۔
- جہنم کی آگ سے بچاؤ ہے۔
- اعمال کی ترازو کا بوجھ ہے۔
- پل صراط سے جلدی گزارنے والی ہے۔
- جنت کی کنجی ہے۔

۴ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے منبہات میں ایک اور حدیث نقل کی ہے۔

نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ مجھے تین چیزیں محبوب ہیں۔

(۱) خوشبو (۲) نیک بیوی (۳) میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

سیدنا صدیق اکبر ﷺ یہ سن کر تڑپ اٹھے اور عرض کیا کہ مجھے بھی تین چیزیں محبوب ہیں۔

(۱) آپ ﷺ کے چہرہ انور کا دیدار کرنا (۲) اپنا مال آپ ﷺ پر خرچ کرنا (۳) میری بیٹی آپ ﷺ کے نکاح میں ہے۔

حضرت عمر فاروق ﷺ نے کہا کہ مجھے بھی تین چیزیں محبوب ہیں۔

(۱) امر بالمعروف کرنا۔ (۲) نہی عن المنکر کرنا۔ (۳) پرانا کپڑا پہننا۔

حضرت عثمان غنی ﷺ نے یہ سن کر کہا کہ مجھے بھی تین چیزیں محبوب ہیں۔

(۱) بھوکوں کو کھانا کھلانا۔ (۲) ننگوں کو کپڑا پہنانا (۳) تلاوت قرآن کرنا۔

حضرت علی المرتضی ﷺ نے یہ سن کر کہا کہ مجھے بھی تین چیزیں محبوب ہیں۔

(۱) مہمان نوازی کرنا۔ (۲) گرمی میں روزہ رکھنا۔ (۳) دشمن پر تلوار چلانا۔

اتنے میں جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا کہ مجھے بھی تین چیزیں محبوب ہیں۔

(۱) بھولے ہوئے کو راستہ دکھانا۔ (۲) نیک غریبوں سے محبت رکھنا۔

(۳) عیالدار مفلسوں کی مدد کرنا۔

جبرئیل علیہ السلام نے بتایا کہ اللہ رب العزت کو بھی تین چیزیں محبوب ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنا۔ (۲) فاقہ پر صبر کرنا۔

(۳) گناہ پر ندامت کے ساتھ رونا۔

(۵) حضرت شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں میں پایا۔

(۱) قبر کا نور تہجد کی نماز میں پایا۔

(۲) منکر نکیر کے سوال کا جواب تلاوت قرآن میں پایا۔

(۳) قیامت کے دن کی پیاس سے بچاؤ روزہ میں پایا۔

(۴) پل صراط سے جلدی گزرنے کو صدقہ خیرات میں پایا۔

(۵) روزی کی فراخی کو چاشت کی نماز میں پایا۔

۶ امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ تعبیر الرویاء میں لکھتے ہیں کہ جس نے خواب دیکھا کہ اس نے

- نماز فجر پڑھی تو اس سے کیا گیا وعدہ پورا ہو گا۔
- نماز ظہر پڑھی تو اسے حاسدوں اور دشمنوں پر غلبہ نصیب ہو گا۔
- نماز عصر پڑھی تو تھوڑی مشکل کے بعد اسے خوب آسانی ملے گی۔
- نماز مغرب پڑھی تو جس کام میں لگا ہے اس میں کامیابی نصیب ہو گی۔
- نماز عشا پڑھی تو اسے خوشی نصیب ہو گی۔